قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا

ترجمہ

کہہ دے کہ بے شک حق ظاہر ہوا اور باطل مٹ گیا

کیونکہ باطل واقعی مٹنے والا ہے

تحقیق الحق فی کلمۃ الحق

(مترجم)

تصنیفِ لطیف

زبدۃ الفقراء الصادقین و العلماء المحققین حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گیلانی قدس سرہ العزیز

○

بایماء

حضور معدنِ صدق وصفا مخزنِ حلم وحیا سیدنا حضرت پیر غلام محی الدین شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بتصحیح وترجمہ

مولانا مولوی عبدالرحمٰن صاحب بنگوی و مولانا مولوی فیض احمد صاحب صدر مدرس جامعہ غوثیہ گولڑا شریف

○

باہتمام

جناب سید پیر غلام معین الدین شاہ صاحب و سید پیر شاہ عبدالحق شاہ صاحب مدظلہما العالی

بار سوم

مقامِ اشاعت ـــــــــ گولڑا شریف ، ضلع اسلام آباد

تاریخِ اشاعت ـــــــــ صفر المظفر ۱۴۱۸ھ ، جون ۱۹۹۷ء

تعداد ـــــــــ دو ہزار

خطّاطی ـــــــــ خوشی محمّد ناصر قادری خُوش نویس خُوش رقم جالندھری

ـــــــــ تلمیذ پرویں رقم ، ۳۰ ۔ ایس ۱۵ ۔ بنک کالونی سمن آباد لاہور ۲۵

مطبُوعہ ـــــــــ پاکستان انٹرنیشنل پرنٹرز (پرائیویٹ) لمیٹڈ ،
جی ٹی روڈ ۔ باغبانپورہ ۔ لاہور ۔ ۵۴۹۲۰
فون : ۶۸۱۴۳۳۹، ۶۸۶۴۱۶۴، ۶۸۶۵۰۱۰

ہدیہ ـــــــــ ۱۱۰ رُوپے

والے بعض عُلمائے ظاہر کی باتوں کو پڑھ کر حضرت شیخؒ کے خلاف ہی نہیں بلکہ نظریۂ وحدت الوجود کے قائل بے شمار کاملین صوفیائے کرام متّبعینِ شریعت کے خلاف بھی نازیبا باتیں کہہ دیتے ہیں۔ اور اِس طرح ایک طرف اُمّتِ مُسلمہ میں اِنتشار کا مُوجب بنتے ہیں، اور دُوسری طرف ایسی شخصیّتوں کے خلاف اِلزام تراشی سے اپنا نامۂ اعمال سیاہ کرتے ہیں حالانکہ موجُودہ دَور کے اکثر معترضین کی علمی قابلیّت کا یہ حال ہے کہ اپنے متقدّمین عُلماء کے ظاہری علوم پر مشتمل کتابیں اُن کے اُردو تراجم کے بغیر مشکل سے سمجھ سکتے ہیں۔ پھر ایسے لوگ حضرت شیخ ابنِ عربیؒ کے کلام کو کیا سمجھیں گے جس کا تعلّق باطنی علُوم و اسرار سے ہے۔ چنانچہ حضرت مجدّد الفِ ثانیؒ کی عبارتوں پر اعتراض کرنے والوں کا ذکر گزر چکا ہے جب کہ اُن کی کتابیں حضرتِ شیخِ اکبرؒ کی کتابوں کی نِسبت نہایت آسان ہیں۔ بہر حال حضرت شیخؒ پر بھی یا تو بعض لوگوں نے غلط فہمی کی بنا پر اِعتراض کیا تھا یا حضرتِ شیخؒ کی مقبُولیّتِ عامہ پر حسد کرنے والوں نے حضرتِ شیخؒ کا مسلک ایسے رنگ میں پیش کیا جو مُوجبِ اِعتراض تھا حالانکہ خود شیخؒ کا وُہ مسلک نہ تھا مثلاً بعض لوگوں نے قائلینِ وحدت الوجود پر بغیر تحقیق یہ الزام عائد کر دیا کہ وُہ مخلوق کو سجدہ کرنے کو جائز سمجھتے ہیں حالانکہ حضرت گولڑویؒ نے اِسی کتاب میں حضرت شیخؒ کی مشہور کتاب فتوحاتِ مکیّہ کے حوالہ سے ثابت کیا ہے کہ شریعتِ محمّدیہ علیٰ صاحبہا الصّلوٰۃ والسّلام میں مخلوق کو سجدہ کرنا جائز نہیں اگرچہ بغرضِ اکرام و تعظیم ہی کیوں نہ ہو۔ اور کسی درجہ میں مخلوق کو مستقل متصرّف سمجھ کر سجدہ کرنا تو اِس کی عبادت ہے جو بالاتفاق شِرک ہے۔ چنانچہ حضرت گولڑویؒ نے اپنی آخری تصنیف "تصفیہ مابینِ سُنّی و شیعہ" کے آخر میں جس میں حضرات صحابۂ کرامؓ و اہلِ بیتِ عظامؓ کے فضائل و کمالات کے ساتھ ساتھ خلافتِ راشدہ کی حقّانیّت کو بھی پُرزور دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ سُورۂ مائدہ کی آیت ۷۷ کی تشریح فرماتے ہوئے حضرت شیخ ابنِ عربیؒ کے حوالہ سے غلوّ اور حد سے تجاوُز کے خطرناک نتائج سے متنبّہ فرمایا ہے اور لکھا ہے کہ غلوّ چاہے دین میں ہی ہو مُوجبِ ضلالت و گمُراہی ہے حتّٰی کہ محبّتِ اہلِ بیتؓ و مقبولانِ خُدا، جو مُوجبِ کمالِ ایمان ہے، اگر اس میں بھی غلوّ اِس حد تک پہنچ جائے کہ صحابۂ کرامؓ سے بغض و عداوت ہو جائے یا بقولِ بعض خدا تعالےٰ اور رسُول و جبریل علیہم السّلام تک اِس قدر گُستاخی کی نوبت آ جائے کہ صحابۂ کرامؓ پر اہلِ بیتِ عظّام کے مقدّم ہونے کے بارے میں کوئی آیت کیوں نازل نہ ہوئی یا اِنہی مقبُولانِ خُدا کو معبُود بنا لیا جائے یا مُستقل یعنی بغیر اذنِ الٰہی انہیں تصرّف کرنے والا یا تصرّف میں خُدا کا شریک سمجھ لیا جائے اور یہ خیال کیا جائے کہ جس طرح دُنیا کے بادشاہ اپنے نائبین کے بغیر سلطنت کا اِنتظام نہیں چلا سکتے۔ خُدا تعالےٰ بھی اپنے مقبُول بندوں کے بغیر انتظام نہیں کر سکتا اور ان کی بات ماننے پر مجبُور ہے، تو یہی محبّت مُوجبِ شِرک ہو گی اور ایسا مُحِبّ مُشرک اور ناقابلِ مغفرت ہو جائے گا۔"

حضرت کے مذکُورہ ارشادات پر سُورۂ مائدہ کی مذکورہ آیت کے علاوہ جس میں اہلِ کتاب کو غلوّ سے روکا گیا ہے، سُورۂ توبہ کی آیت ۳۱ بھی واضح دلالت کرتی ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے اللہ تعالےٰ کو چھوڑ کر اپنے عُلماء و فقراء کو اور (حضرت) مسیح بن مریم علیہما السّلام کو بھی رب اور خُدا بنا لیا حالانکہ انہیں صرف یہ حکم دیا گیا تھا کہ فقط ایک معبُود (برحق) کی عبادت کریں جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ ان کے شِرک سے پاک ہے۔ رُوح المعانی وغیرہ تفسیروں میں یہ حدیث منقول ہے کہ یہ آیت سُن کر ایک صحابی حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے حضُور علیہ الصّلوٰۃ والسّلام سے پُوچھا کہ وُہ لوگ عُلماء اور فقراء کی عبادت تو نہیں کرتے تھے تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ کیا وُہ لوگ اُن کے کہنے پر خُدا کی حلال کردہ چیزوں کو حرام اور حرام چیزوں کو حلال نہیں سمجھ لیتے تھے؟ عرض کیا گیا کہ ٹھیک ہے۔ تب آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا پس یہی اُن کی عبادت ہے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں دُوسروں کو شریک کرنے کے لیے یہ ضروری نہیں کہ اُنہیں تمام صفاتِ الٰہیہ میں شریک بنایا جائے بلکہ اطاعت و محبّت میں اِس حد تک غلوّ ہو کہ اللہ تعالےٰ اور انبیاء علیہمُ السّلام کے واضح ارشادات کو چھوڑ کر دُوسروں کو ترجیح دی جائے تو یہ بھی شِرک ہے۔